مولانا قاری فیوض الرحمان صاحب۔ ایم اے

علمائے سرحد کی تصنیفی و علمی خدمات

۱۸۵۷ء تا حال

قسط ۲

سوا سو سالہ علمی تاریخ

مولانا قاضی عبدالاحد خانپوری
۱۲۶۸ — ۱۳۴۷ھ
۱۸۵۲ — ۱۹۲۸ء

آپ ۱۴ر جمادی الآخری ۱۲۶۸ھ / ۴ر اپریل ۱۸۵۲ء کو مولانا قاضی محمد حسن خانپوری ہزاروی کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی و متوسط تعلیم اپنے والد صاحب سے حاصل کی، پھر مولانا سید عبداللہ غزنویؒ سے امرتسر میں استفادہ کیا۔ درسِ حدیث کی تکمیل علامہ سید نذیر حسین محدث دہلوی سے کی[1] علم طب کی تحصیل حکیم نورالدین بھیروی سے کی جب کہ وہ جموں اور کشمیر میں رہتے تھے۔ فراغت کے بعد کچھ عرصہ خانپور میں تدریس کرتے رہے۔ زاں بعد راولپنڈی محلہ تالاب پختہ میں اپنا مکان بنایا اور وہیں مطب کے ساتھ تدریس کرتے رہے۔ مرزائیوں کے ساتھ کئی کامیاب مناظرے کئے، مرزائیوں کے لٹریچر میں مرزا غلام احمد قادیانی کے اشد مخالفین میں ایک نام آپ کا بھی آیا ہے[2] ۱۹۱۸-۱۹ء میں حج کی سعادت نصیب ہوئی۔ زندگی درس و تدریس اور تصنیف و تالیف میں گذری۔

۱۵ر جمادی الآخری ۱۳۴۷ھ / ۸ر دسمبر ۱۹۲۸ء کو راولپنڈی میں انتقال ہوا، اور وہیں تدفین عمل میں آئی۔ آپ کے چھوٹے بھائی قاضی یوسف حسین صابر نے تاریخِ وصال لکھی:-

سنو صابر یہ کیا نغمے ہیں غل میں — عنادل چہچہاتی شاخِ گل میں
لگی ہے بھیڑ کیا جنت کے پل میں — ہوا شور و فغاں بانگِ دہل میں
کہ سالِ وصل بحر الہند بولو — گیا عبدالاحد باغ و نزل میں

۱۳۴۷ھ

---

[1] فضل حسین مظفرپوری بہاری۔ الحیاۃ بعد المماۃ: مطبوعہ آگرہ ۱۳۲۶ھ / ۱۹۰۸ء ص ۲۵۳

[2] مولانا فیض احمد۔ مہرِ منیر۔ لاہور ۱۹۷۳ء بار اوّل ص ۲۴۸ و ص ۲۵۶

آپ کے علمی مقام کا اندازہ درجِ ذیل اقتباس سے لگایا جاسکتا ہے:

"الشیخ العالم الصالح عبد الاحد بن القاضی محمد حسین الخانپوری احد العلماء البارعین فی الفقہ والحدیث، ولد عشاء لیلۃ الاثنین لاربع عشرۃ خلون من جمادی الاخرۃ سنۃ ثمان وستین ومائتین والف، ونشأ فی مہد العلم وقرء علی أبیہ، ثم أخذ الحدیث عن السید نذیر حسین الدھلوی المحدث، وصحب الشیخ الکبیر عبد اللہ الغزنوی واستفاد منہ"۔[۵۳]

آپ علمائے اہلِ حدیث میں سے تھے۔

تصنیفی خدمات ۱۔ البیان والاغاثۃ ــــ صفحات ۳۶۔ یہ کتابچہ حضرت پیر مہر علی شاہؒ کے اشتہار کے جواب میں لکھا گیا ہے۔

۲۔ اقامۃ البرھان علی بطلان البنیان ــــ البیان والاغاثۃ کا جواب حضرت پیر صاحب نے "البنیان" میں دیا ہے۔ یہ کتاب اس جواب کا جواب ہے۔ اس کے دو حصے ہیں۔ پہلا حصہ بڑے سائز کے ۱۹۰ صفحات پر پھیلا ہوا ہے، شریف پریس راولپنڈی میں ۱۳۲۷ھ/ ۱۹۰۹ء کو شائع ہوا، دوسرا حصہ صفحہ ۱۹۱ تا ۴۰۰ تک ہے، اس کا نام "ازالۃ اللبس والاشتباہ عن حقیقۃ مذھب پیر مہر علی شاہ" ہے۔

۳۔ صمصام الموحدین ــــ یہ بھی حضرت پیر صاحبؒ کے متعلق ہے۔ بڑے سائز کے ۲۴۸ صفحات پر مشتمل ہے، مطبوعہ شانتی مشین ۱۳۳۱ھ/ ۱۹۱۳ء

۴۔ التحقیقات الحقّہ ــــ صفحات ۱۶ مطبع شوکتِ اسلام بنگلور

۵۔ استفتاء مسائل عشرہ، صفحات ۲۰، مطبوعہ ۸ رجون ۱۹۱۵ء

۶۔ سوط اللہ العزیز الحکیم الباری علی متن الحافظ عبد الکریم الآری۔ مطبوعہ آفتاب برقی پریس امرتسر ۱۳۴۴ھ/ ۱۹۲۶ء بڑے سائز کے ۱۶۸ صفحات۔

۷۔ صرصر العاتیہ علی عباد الجبت والطاغیہ ــــ صفحات ۱۶، اسی پیر سے متعلق ہے۔

۸۔ السیف المسلول فی نحر شاتم الرسول ــــ ۴۴ صفحات، بڑا سائز، غلام احمد قادیانی کے رد میں۔

۹۔ اظہار مخادعۃ مسیلمہ قادیانی ــــ یہ کتاب مرزا غلام احمد قادیانی کے اشتہار موسومہ "الصلح خیر" مطبوعہ ۵ مارچ ۱۹۰۱ء کے جواب میں لکھی گئی، بڑے سائز کے ۲۲ صفحات۔

---

۵۳ علامہ حکیم عبد الحی لکھنوی۔ نزھۃ الخواطر۔ مطبوعہ حیدر آباد دکن ۱۳۹۰ھ/ ۱۹۷۰ء، ج ۸ ص ۲۱۱

۱۰۔ اغاثۃ الملہوف المسجون فی مصائب القادیانی المجنون ــــ در جواب رسالہ عجب خان مرزائی تحصیلدار ساکن زیدہ، مطبوعہ ماہ رجب ۱۳۲۰ھ/۱۹۰۲ء، صفحات ۸۰

۱۱۔ انتصار الصدیق من الملحد الزندیق۔ صفحات ۱۶

۱۲۔ سنان الموحدین لدفع مطاعن الملحدین ــــ انجمن خدام اسلام جموں و کشمیر کیطرف سے شائع کی گئی، صفحات ۳۴، مطبوعہ سٹیم پریس لاہور۔

۱۳۔ النقض المتین علی کلام المبین ــــ مولانا ثناء اللہ امرتسری کے رسالہ "الکلام المبین" کے جواب میں لکھی گئی، صفحات ۸۰، مطبع صدیقی، لاہور۔

۱۴۔ القول الفاصل الفارق بین الکاذب فی دعوی اھل الحدیث والصادق ــــ بڑا سائز صفحات ۴۸، مطبوعہ ساڈھورا ۱۳۳۲ھ/۱۹۱۴ء

۱۵۔ کتاب التوحید والسنۃ فی ردّ اھل الالحاد والبدعۃ ــــ صفحات ۴۸۰، مطبوعہ سرحد برقی پریس پنڈی۔ ۲۵/ مارچ ۱۹۱۹ء

۱۶۔ الفیصلۃ الحجازیہ السلطانیۃ، صفحات ۲۹، سلطان ابن سعود سے مکالمہ۔

۱۷۔ الفؤس المصطفویۃ علی رؤس الجمہوریۃ ــــ قلمی۔

مولانا قمرالدین ہزاروی۔ ۱۹۳۱ء | آپ قمرالدین بن علاء الدین بن مراد بخش بن گل محمد کے گھر کوٹ نجیب اللہ، ہری پور ہزارہ میں پیدا ہوئے۔ تاریخ ولادت کا صحیح علم نہیں ہوسکا۔ ابتدائی تعلیم اپنے چچا مولانا فیض عالم اور دیگر علماء سے حاصل کی۔ تکمیل مولانا عبیداللہ صاحب سے بمبئی میں کی۔ فراغت کے بعد ۹ محلہ حاجی بمبئی میں امامت و خطابت اور درس و تدریس کرتے رہے۔ آخر عمر میں واپس وطن آئے اور ۲/ جنوری ۱۹۳۱ء کو وصال ہوا۔

تصانیف | آپ کی تصانیف میں ۵ رسالے الاجازۃ فی الذکر مع الجنازۃ، اھلاک الوھابیین بتوھین قبور المسلمین، فتوی العلماء بتعظیم آثار العظماء، فتوی الثقاۃ بجواز سجدۃ الشکر بعد الصلوۃ، اور فوز المومنین بشفاعۃ الشافعین ــــ یادگار ہیں۔

مولانا محمد اسحاق "خطیب ہزارہ" ۱۸۹۰ ــــ ۱۹۷۱ء | آپ "لسان" علاقہ ایبٹ آباد، ہزارہ میں مولوی احمد گل لودھی کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کی، پھر حضرت مولانا پیر علی شاہ صاحبؒ سے چند کتب کا درس لیا، اعلی تعلیم کیلئے دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا اور تیسرے سال ۱۳۳۹ھ/۱۹۲۱ء کو

علامہ انور شاہ کشمیریؒ سے دورۂ حدیث پڑھ کر سند حاصل کی۔ فراغت کے بعد کچھ عرصہ مدرسہ اسلامیہ گلاوٹی ضلع بلند شہر اور ازاں بعد مدرسہ نعمانیہ لاہور میں تدریس کرتے رہے۔

۱۹۲۲ء کو جامع صدر ایبٹ آباد کے خطیب مقرر ہوئے اور ۳۱ اگست ۱۹۷۱ء بروز منگل بوقت عصر وصال ہوا۔ اور "پنج پیر" ایبٹ آباد میں دفن کئے گئے۔

آپ کی تصانیف میں "السیف الفارق"، "مخزن العلوم شرح سلم العلوم"، "شرح میر قطبی"، اور شرح تصریح قلمی ہیں۔ ایک کتاب "پردہ" مطبوعہ ہے۔

مولانا عبدالعزیز عثمانی ہزاروی ۱۸۶۴ء ــــ ۱۹۳۵ء

آپ ۱۲۸۰ھ/۱۸۶۴ء کو عبدالسلام بن الیاس عثمانی کے گھر "گڑھی حبیب اللہ خان" تحصیل مانسہرہ، ہزارہ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے چچا مولانا محمود عثمانی سے حاصل کی، ترجمۂ قرآن اور حدیث کی تحصیل مولانا قاضی محمد صاحب اور مولانا قاضی عبدالاحد صاحب خانپوری ہزاروی سے کی۔ علوِ سند کیلئے مولانا سید نذیر حسین محدث دہلوی کے ہاں پہنچے اور ۱۳۰۹ھ/۱۸۹۲ء میں ان سے سند الفراغ حاصل کی۔

پھر وطن آکر خاندانِ خواجگان میں شادی کی، ازاں بعد کوہ سپاٹو شملہ چلے گئے۔ وہاں دینی خدمات انجام دیکر ۱۳۵۴ھ/۱۹۳۵ء کو آپ کا وصال ہوا۔

تصانیف

۱۔ فقہ مخدومی مترجم ــــ یہ فقہ امام شافعیؒ میں فقیہہ علی مخدوم ابن احمد کوکنی مہاعی (م ۸۳۵ھ) کا ایک مختصر اور جامع رسالہ ہے۔ اسکی تصحیح اور پھر عربی سے اردو میں ترجمہ کرنے کی سعادت آپ کے حصہ میں آئی۔ بڑے سائز کے ۹۶ صفحات کا یہ رسالہ مطبع گلزار حسنی بمبئی میں ۱۳۱۴ھ/۱۸۹۷ء کو طبع ہوا۔ اسی کتاب کے ساتھ "تذکرہ مولانا فقیہہ علی مخدوم مہائمی، مولانا عبدالحق صاحب تفسیر حقانی کے قلم سے ہے، اسکی تصحیح میں بھی آپ کا حصہ ہے، اسی بناء پر اس کے سرورق پر آپ کا نام آیا ہے۔ آپ کے اس ترجمہ کی عمدگی کے بارے میں مولانا عبدالحق مفسر حقانی لکھتے ہیں کہ: " میں نے اس ترجمہ کو اکثر مقامات سے دیکھا، جہاں تک میرا علم ہے، میں کہہ سکتا ہوں کہ مترجم علامہ مولانا عبدالعزیز صاحب نے نہایت عمدگی سے مطلب خیز الفاظ میں ترجمہ کیا۔" [1]

۲۔ قواعد فارسی منظوم معروف بہ نیر لامع ــــ صفحات ۸، نامی نول کشور لکھنؤ میں ۱۸۹۱ء کو پہلی بار آپ کے حاشیہ کے ساتھ شائع ہوا۔ یہ رسالہ آپ کے استاذ اور چچا مولانا محمد محمود عثمانی نے ۱۲۹۰ھ میں لکھا تھا۔

۳۔ استجلاء البصر من شرح نخبتہ الفکر ــــ بڑے سائز کے ۲۶۳ صفحات ۶ر شعبان ۱۳۲۲ھ/۱۹۰۵ء

---

[1] تذکرہ مخدوم علی ص ۱۴ مطبوعہ ۱۸۹۷ء

کو یہ شرح مکمل ہوئی اور مطبع مفید عام لاہور سے شائع ہوئی۔ اس کے بارے میں کہا گیا ہے کہ:

"یہ شرح نخبہ کا نہایت عمدہ اردو ترجمہ ہے۔ جو مولوی عبدالعزیز ہزاروی نے کیا ہے۔" ۲

۴۔ قرۃ العیون — احادیث کا ایک عمدہ مگر نا تمام انتخاب (قلمی) آپکے بارے میں کہا گیا ہے کہ:

"الشیخ العالم المحدث عبدالعزیز بن عبدالسلام بن الیاس بن عبداللطیف العثمانی الهزاروی أحد العلماء الصالحین، له استجلاء البصر من نخبة الفكر بالأردو۔" ۳

مولانا عبداللہ چھوہار ہزاروی
۱۸۶۷ — ۱۹۴۰ء

آپ کہار بالا نزد دھمتوڑ، ایبٹ آباد، ہزارہ میں پیدا ہوئے۔ درسیات کی تکمیل مولانا سکندر علی ساکن شاہ محمد (ہری پور) سے کی۔ فراغت کے بعد دو تین سال ہری پور ہائی سکول میں عربی کے استاذ رہے۔ پھر مدرسہ رحمانیہ ہری پور ہزارہ میں چھ سال اور "علی خان" میں آخری وقت تک تدریس کرتے رہے۔

آپ کی تصانیف میں ایک "قرع اللبیب علی سمع الخطیب" ہے جو مولانا فضل الرحمن خطیب، مسجد اہل حدیث، ہری پور کی کتاب کے رد میں لکھی گئی۔ یہ مطبوعہ ہے۔

مولانا قاضی عبدالسبحان ہزاروی
۱۸۹۰ — ۱۹۵۸ء

آپ مولانا مظہر جمیل علوی کے گھر "کھلابٹ" ہری پور ہزارہ میں پیدا ہوئے، درسیات مختلف علماء سے اور تکمیل اپنے چچا مولانا خلیل سے کی۔ فراغت کے بعد کوئی ۴۰ سال کے قریب تدریس کی۔

تصانیف — آپ کی تصانیف میں انوار الانقیاء فی حیاۃ الانبیاء۔ اور مواھب الرحمن فی رد جواھر القرآن، موخر الذکر کتاب ۳۲۸ صفحات میں اور دین محمدی پریس لاہور سے شائع ہوئی ہے۔ درس نظامی کی مروجہ کتب پر آپ کے غیر مطبوعہ حواشی کی تعداد بھی خاصی ہے۔ ان میں "فائض الانوار شرح معانی الآثار، حاشیہ مطول، حاشیہ مختصر المعانی، حاشیہ جامی، حاشیہ قاضی مبارک، حاشیہ بخاری شریف، حاشیہ بیضاوی، حاشیہ مشکوٰۃ، حاشیہ میر زاہد، شرح ہدایۃ النحو اور شرح عبدالرسول، خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

مولانا محمد نذیر صاحب حق سواتی
۱۳۰۰ - ۱۳۹۱ھ / ۱۸۸۳ - ۱۹۷۱ء

آپ مولانا فضل احمد کے گھر "چکیسر" ضلع سوات میں پیدا ہوئے ۱۹۱۰ء میں مولانا قطب الدین غورغشتوی کیمبلپوری سے دورۂ حدیث

۲۔ مولانا عبدالرحیم کلاچوی: لباب المعارف العلمیہ ج ۲ ص ۲۱　　۳۔ نزہۃ الخواطر ج ۸ ص ۲۸۱

پڑھ کر سند حاصل کی، پھر سرحد کے ممتاز تعلیمی اداروں میں آخری وقت تک تدریسی خدمات انجام دیتے رہے سرحد کے اکثر ممتاز علماء آپ کے تلامذہ میں سے ہیں۔ ۱۷ رمضان المبارک ۱۳۹۱ھ/ ۱۱ نومبر ۱۹۷۱ء کو فالج کے حملہ سے وصال ہوا۔

تصانیف۔ ۱۔ کشف الظلم فی حل مشکلات السّلم ــ مطبوعہ ۱۹۶۰ء بار اوّل، یہ علم منطق کی مشہور کتاب "سلّم العلوم" کی شرح ہے۔

۲۔ شرح قاضی مبارک۔ صفحات ۴۰۰ مطبوعہ ۱۹۷۵ء

۳۔ شرح بیضاوی۔

۴۔ شرح بخاری (قلمی)

مولانا عبدالحق نافع پشاوری ۱۳۱۳ - ۱۳۹۳ھ / ۱۸۹۵ - ۱۹۷۴ء	آپ ۹ محرم الحرام ۱۳۱۳ھ/۱۸۹۵ء کو میاں شاہد گل صاحب کے ہاں "زیارت کاکا صاحب" نوشہرہ، پشاور میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم

علاقہ کے علماء سے حاصل کی، تکمیل دارالعلوم دیوبند میں مولانا شاہ کشمیریؒ سے کی۔

فراغت کے بعد کچھ عرصہ نواکھلی، بنگال میں تدریس کی۔ زاں بعد ۱۳۵۲ھ/۱۹۳۳ء کو دارالعلوم دیوبند میں استاذ درجۂ علیا کے منصب پر فائز ہوئے اور ۱۵ سال تک تدریس کرتے رہے۔

تقسیم ملک کی وجہ سے واپس آئے، پھر مظہر العلوم کھڈہ کراچی میں ۲ سال شیخ الحدیث دارالعلوم چارسدہ پشاور میں دو سال، مدرسہ عربیہ نیو ٹاؤن کراچی میں دو سال اسی منصب پر تدریس حدیث جاری رکھی۔

۱۳ ذی الحجہ ۱۳۹۳ھ/ ۸ جنوری ۱۹۷۴ء بوقت ۴/۱ ۴ بجے شام سخاکوٹ (مردان) "میانگانو گلے" میں وصال ہوا۔

تصانیف ــ آپ کی تصانیف میں "نفع المهتدی" اور "ایضاح فتاویٰ" دونوں کتابیں مطبوعہ ہیں۔ جو آپ کے لڑکے سید عبداللہ کاکاخیل استاذ مدرسہ عربیہ نیو ٹاؤن کراچی کے پاس ہیں۔

مولانا محمد بن عبداللہ المعروف بہ جیون بن نورالدین پکھلوی ہزاروی ۱۲۸۶ - ۱۳۶۶ھ / ۱۸۶۹ - ۱۹۴۷ء	آپ ۱۲۸۶ھ/ ۱۸۶۹ء کے قریب پکھلی تحصیل مانسہرہ ہزارہ میں پیدا ہوئے تکمیل

علامہ حسین بن محسن انصاری یمانی سے ہندوستان میں کی۔ فراغت کے بعد حیدرآباد دکن کو مسکن بنایا اور ۱۳۶۶ھ/ ۱۹۴۷ء کو وہیں انتقال کیا۔

تصانیف ــ آپ کی تصانیف میں درج ذیل قابلِ قدر کتابیں شامل ہیں۔

۱۔ ترجمہ مسند الامام احمدؒ اردو۔

۲۔ عجائب البیان فی لغاتِ القرآن مع تفسیر المنان ونجوم الفرقان ــــ۔

۳۔ اللغة العربیہ مترجم اُردو۔

۴۔ عثمان البیان فی سیرة النبی آخر الزمان ؐ۔

۵۔ السیف المسلول فی اثبات خط الرسول۔

۶۔ عون الودود شرح ابی داؤد (عربی) اس کتاب کی شرح لکھنے پر حضور نظام نے آپ کیلئے -/۵۰ روپے ماہانہ کا وظیفہ تاحیات مقرر فرمادیا۔ ؎۱

۷۔ مفتاح الحاجة شرح ابن ماجہ۔ (عربی) موخر الذکر کتاب ۱۰ر جمادی الاولیٰ ۱۳۱۲ھ کو مکمل ہوئی اور ۱۳۱۵ھ کو اصح المطابع لکھنؤ سے محشی کی زندگی میں پہلی بار طبع ہوئی۔ اب اس کا دوسرا ایڈیشن ۱۳۹۴ھ میں ادارہ احیاء السنة سرگودہا سے شائع ہوا ہے۔ اس کتاب کا حوالہ ایک اور کتاب میں بھی نظر سے گذرا ہے۔ ؎۲

مولانا حافظ عبدالرحیم کلاچوی ۱۸۷۵ء ـ ۱۹۵۰ء آپ ۲۶ر شوال ۱۲۹۲ھ / ستمبر ۱۸۷۵ء کو کلاچی ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں مولوی محمد نعیم کے گھر پیدا ہوئے۔ درسیات کی تکمیل مولانا محمد داؤد سے کی۔ ۱۹۱۱ء "وکیل" امرتسر میں بطور مدیر معاون کام کیا، ۱۹۱۲ء میں روزنامہ "زمیندار" میں بطور مترجم کام کرتے رہے۔ اور ساتھ ہی پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل اور منشی فاضل کے امتحانات بھی پاس کرلئے۔

۱۹۱۳ء میں سر صاحبزادہ عبدالقیوم کی دعوت پر اسلامیہ کالج پشاور کے کتب خانہ کی ترتیب ونگرانی کیلئے پشاور آگئے، اس کے ساتھ تیس سال تک عربی اور پشتو کی تدریس بھی کرتے رہے۔ ۱۹۴۷ء میں کتب خانہ کی نگرانی کیلئے دوبارہ آپ کی خدمات حاصل کرلی گئیں، جون ۱۹۵۰ء تک دوبارہ کام کیا۔ ۹ر ذی الحجہ ۱۳۶۹ھ / ستمبر ۱۹۵۰ء کو ۱۱ بجے صبح واصل بحق ہوئے اور وصیت کے مطابق اسلامیہ کالج پشاور کے قبرستان میں دفن کئے گئے۔

تصنیفی خدمات ــــ ۱۔ صحائف اربعہ ــــ عربی زبان سیکھنے والوں کے لئے چار حصوں میں ایک سیٹ لکھا جو صوبہ سرحد کے سکولوں میں داخل نصاب رہا۔

۲۔ رد الاخوان۔ عربی زبان کی لغت۔ (قلمی)

۳۔ میزان اللسان، علم نحو کی عام فہم اور آسان (قلمی) کتاب

۴۔ لباب المعارف العلمیہ جلد اوّل ودوم ــــ اسلامیہ کالج لائبریری کی کتابوں کی فہرست میں جس میں ڈھائی

؎۱ امام خان نوشہروی: اہل حدیث کی علمی خدمات: لاہور ۱۳۹۱ھ ص ۲۹ ؎۲ اختر راہی: تذکرہ مصنفین درس نظامی، لاہور، جون ۱۹۷۸ء ص ۲۹ (مگر شارح کا نام شیخ محمد علی لکھا گیا ہے۔ جو درست نہیں ہے، شارح کا نام: محمد بن عبداللہ ہے)

ہزار تصانیف اور آٹھ سو مصنفین کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

تراجم — ترجمہ حجۃ اللہ البالغہ — حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلی کی شہرۂ آفاق کتاب کا اردو ترجمہ دو جلدوں میں قومی کتب خانہ لاہور سے شائع ہوا۔

- مکتوبات امام ربانی — حضرت مجدد الف ثانیؒ کے مکتوبات کا اردو ترجمہ۔
- مقالات وحالات سید جمال الدین افغانی۔
- جواہر العلوم — علامہ طنطاوی جوہری مصری کی عربی کتاب کا اردو ترجمہ، مطبوعہ قومی کتب خانہ لاہور۔
- جامع الآداب — "آداب الفتی" (عربی) کا اردو ترجمہ، طبع دوم 〃 〃 〃 〃 〃
- نجد وحجاز — علامہ رشید رضا مصری کی کتاب کا اردو ترجمہ مطبوعہ 〃 〃 〃 〃 〃
- نثر اللآلی — حضرت علیؓ کے اقوال کا پشتو میں ترجمہ۔
- اسلام اور کمیونزم — ڈاکٹر احسان اللہ خان کے انگریزی مقالہ کا پشتو میں ترجمہ۔
- سیرۃ النبیؐ — ایک عربی رسالہ کا پشتو میں ترجمہ۔
- تفسیر الجواہر — علامہ طنطاوی مصری کی تفسیر کا ج ۲ تا ۵ ترجمہ کر چکے تھے کہ اتنے میں وقت پورا ہوا، اور اللہ کے پاس پہنچ گئے۔

مولانا حافظ علی احمد جان پشاوری
۱۸۸۰ — ۱۹۵۸ء

آپ ۱۸۸۰ء کو صاحبزادہ عبدالقیوم کے گھر پشاور شہر میں پیدا ہوئے۔ درسیات کی تکمیل حافظ محمد ایوب محدث پشاوری سے کی۔ فنِ تقریر میں مولانا سید محمود شاہ ڈھینڈوی، ہزاروی کے شاگرد تھے۔ فالج کے حملہ سے ۱۳ رمضان ۱۳۷۷ھ / ۱۹۵۸ء کو آپ کا وصال ہوا۔ دینی مسائل پر آپ کے چار رسائل — احکام شب برات، فضیلت رمضان، سراج المشکوٰۃ فی مسائل الزکوٰۃ اور تحفہ عجیب فی بیان معراج الحبیب، مطبوعہ برقی پریس پشاور موجود ہیں۔

شمس العلماء مولانا قاضی میر احمد پشاوری
۱۸۶۱ — ۱۹۳۵ء

آپ ۱۲۷۷ھ / ۱۸۶۱ء کو اکبر پورہ ضلع پشاور میں صاحبزادہ بن محی الدین کے گھر پیدا ہوئے۔ مختلف مقامات پر تعلیم حاصل کرنے کے بعد لاہور کالج سے سند حاصل کی۔ فراغت کے بعد مدرسہ معلمین امرتسر میں ۳ سال، مدرسہ معلمین راولپنڈی اور پھر لاہور میں ایک عرصہ تک تدریس کی۔ فرنگی حکومت کے دفاع میں آپ کے فتاویٰ بہت مشہور ہوئے اور اسی بنا پر ۱۳۱۹ھ / ۱۹۰۱ء میں فرنگی حکومت کیطرف سے آپ کو "شمس العلماء" کا خطاب ملا۔

تصانیف : آپ کی تصانیف میں اردو اور پشتو کی نصابی کتب کے علاوہ "اسلام کے بنیادی اصول" اور "تحفۃ الاولیاء" خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ اول الذکر کتاب ۱۹۰۸ء میں شائع ہوئی۔ ۱۹۳۵ء میں آپ کا

۸۷ سال کی عمر میں وصال ہوا۔[1]

مولانا قاضی عبدالسلام نسیم ہزاروی
۱۸۹۸ء — ۱۹۶۷ء

آپ ۱۸۹۸ء کے لگ بھگ ریاست امب دربند ہزارہ میں مولانا قاضی محمد علی بن قاضی سید علی کے گھر پیدا ہوئے۔ درسِ نظامی کی تکمیل اپنے والد صاحب سے کی، ازاں بعد مدرسہ عالیہ رامپور سے سندِ فراغت اور دہلی سے علوم شرقیہ کی سندات حاصل کیں۔ فراغت کے بعد چند سال ما گورنمنٹ ہائی سکول پشاور میں دینیات کی تدریس کی، پھر حجاز چلے گئے وہاں مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ میں تدریس کرتے رہے۔ حجاز سے واپسی کے بعد ٹیچرز ٹریننگ سکول ریاست میسور میں ادب عربی کے اُستاد مقرر ہوئے اور ۱۹۶۷ء میں وہیں تدریس کے دوران انتقال ہوا۔ آپ اردو، فارسی، پشتو اور عربی کے شاعر بھی تھے۔ آپ کے کلام کے تین مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔

۱۔ روض الازھار — (اپنے والد کی شان میں دو قصیدے بزبان عربی و فارسی)

۲۔ نالۂ دردا — چاروں زبانوں میں یہ چار مرثیوں کا مجموعہ ہے مشہور عالم پریس دہلی سے ۱۹۲۷ء میں شائع ہوا۔

۳۔ الجذبۃ الشوقیہ — روضۂ اطہر پر ۱۱۱ اشعار پر مشتمل یہ نذرانۂ عقیدت پیش کیا گیا، اس کا سرورق مدینہ منورہ میں اور قصیدہ مولانا محمد عرفان ہزاروی کے اہتمام سے مطبع خلافت بمبئی ما ۹ سے شائع ہوا۔

آپ کے یہ مجموعے کتب خانہ فضلیہ شیر گڑھ، ہزارہ میں ان کے بھتیجوں کے پاس محفوظ ہیں۔

مولانا عبدالغفور ہزاروی ثم المدنیؒ
۱۸۹۴ء — ۱۹۶۹ء

آپ "ہاشم خیل بانڈہ" قدباہ برکلی، علاقہ چھزئی دربند ہری پور ہزارہ میں مولانا شاہ سید عباسی کے گھر پیدا ہوئے۔ درسیات کی تکمیل حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ دہلویؒ سے کر کے سند الفراغ حاصل کی۔ پھر اسی مدرسہ امینیہ میں پانچ سال تک تدریسی خدمات انجام دیں۔

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں حضرت مولانا فضل علی قریشی مسکین پوری (ضلع مظفر گڑھ) سے روحانی اسباق کی تکمیل کر کے خلافت حاصل کی۔ ۱۳۵۵ھ/۱۹۳۶ء میں حج کے ارادہ سے حجاز پہنچے، پھر وہیں مدینہ منورہ میں سکونت اختیار کر لی، آپ کی قیام گاہ ایک خانقاہ کی حیثیت رکھتی تھی جس میں فیض حاصل کرنے والوں کا ہجوم رہتا تھا۔ ۲ ربیع الاول ۱۳۸۹ھ/۱۸ مئی ۱۹۶۹ء کو وصال ہوا۔ اور "جنت البقیع" میں دفن کئے گئے۔

بزمِ جنت یافت از راہِ بقیع	رہنمائے راہِ دیں عبدالغفور
۱۳۸۹ھ	۱۹۶۹ء

آپ کی تصانیف میں "مجموعہ دعواتِ فضلیہ"، "اورادِ فضلیہ" اذکارِ نقشبندیہ عربی مطبوعہ مصر اور "مجموعہ اورادِ غفوریہ" ہیں۔ موخر الذکر مجموعہ آپ کے ایک خلیفہ جناب علاء الدین صاحب نے شائع کروایا ہے۔

[1] فارغ بخاری: ادبیات سرحد ص ۶۷۵، ۶۷۶ پر ۹۰ سال کی عمر میں انتقال والی روایت درست نہیں۔

مولانا نقیب احمد دیروی
۱۸۹۸ ـــ ۱۹۶۹ء

آپ ۱۸۹۸ء کو "اُوچ" ضلع دیر میں صاحبزادہ شریف احمد کے گھر پیدا ہوئے۔ قومیت کے لحاظ سے صدیقی تھے۔ ابتدائی تعلیم علاقہ کے علماء سے حاصل کی، ۱۳۳۹ھ/ ۱۹۲۱ء میں دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا۔ اور ۱۳۴۴ھ/ ۱۹۲۶ء کو امام العصر مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری، علامہ محمد رسول خان ہزاروی، مولانا شبیر احمد عثمانی اور مولانا میاں اصغر حسین صاحب سے دورۂ حدیث پڑھ کر سند الفراغ حاصل کی۔ ۱۳۴۵ھ/ ۱۹۲۷ء کو تھانہ بھون حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی خدمت میں پہنچے ان کے ہاتھ پہ بیعت ہوئے اور پھر حضرتؒ کے مدرسہ "امداد العلوم" میں تین چار سال تک تدریسی خدمات انجام دیں۔

۱۹۳۰ء کو وطن واپس آئے اور پھر اپنے وطن میں آخری وقت تک تدریس کرتے رہے۔ ۱۹۴۶ء میں حج بیت اللہ کی سعادت ملی اور اکتوبر ۱۹۶۹ء کو "اُوچ" میں وصال ہوا۔ آپ عربی اور پشتو کے قادر الکلام شاعر تھے۔ آپ نے جن کتابوں پر پشتو اور فارسی میں حاشیے بطور شرح لکھے ہیں ان کے نام درج ذیل ہیں۔ گلستان سعدی، بوستان سعدی، سکندر نامہ، انشائے دلکشا، زلیخا، شمّہ جن کتابوں پر آپ نے حواشی لکھے ہیں ان کی کل تعداد ۱۴ ہے۔ جو ۱۹۳۵ء تا ۱۹۴۰ء کے عرصہ میں لکھے گئے اور شائع ہوئے۔

مولانا قاضی محمد اسحاق ہزاروی
۱۸۹۰ ـــ ۱۹۶۲ء

آپ "شیر گڑھ" ضلع ہزارہ میں پیدا ہوئے۔ درسیات کی تکمیل اپنے والد صاحب مولانا قاضی محمد علی سے کی، پھر مولانا حافظ محمد رمضان محدّث پشاوری اور مولانا حافظ عبد المنّان وزیر آبادی سے یکے بعد دیگرے استفادہ کیا۔ فراغت کے بعد والئ ریاست امب کیطرف سے آپ کو ریاست کا قاضی القضاۃ مقرر کیا گیا۔

تصانیف: آپ کی تصانیف میں تذکرۃ الحقائق صفحات ۲۷ بڑا سائز ۱۹۴۲ء گیلانی پریس لاہور ـــ ایک عربی رسالہ، ایک استفتاء کے جواب میں ۱۶ صفحات مطبوعہ راولپنڈی ۱۳۴۲ء اور صلوٰۃ جمعہ کے ثبوت میں ایک قلمی رسالہ بھی ہے۔ آپ عربی اور فارسی کے شاعر بھی تھے۔

مولانا عبد العزیز ہزاروی
۱۹۲۲ ـــ ۱۹۷۳ء

آپ "ملوکڑہ" تحصیل بٹگرام، ہزارہ میں پیدا ہوئے۔ درسیات کی تکمیل مدرسہ عالیہ رامپور میں کی، پھر الہ آباد یونیورسٹی سے مولوی، مولوی عالم اور مولوی فاضل اور پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کے امتحانات پاس کئے۔ پھر کچھ عرصہ مدرسہ "مطلع العلوم" کوئٹہ میں تدریس کی، وہیں اسلامیہ ہائی سکول میں مدرس دینیات مقرر ہوئے۔ پھر وہاں "دارالرشاد" کی بنیاد رکھی، ساتھ ہی جامع مسجد متصل جرن گیٹ میں امامت وخطابت کے فرائض انجام دیتے رہے۔ آپ صوبہ بلوچستان میں جماعتِ اسلامی کے امیر تھے۔

تصانیف: آپ کی تصانیف میں "احکام القرآن" (اردو ترجمہ) "سوشلزم" اور "دین ومذہب" "سورہ بقرہ (تفسیر) زیرِ طبع ہیں۔ اور "فی ظلال القرآن" (سید قطب) کے کچھ اجزاء کا نامکمل ترجمہ۔

مولانا غلام ربّانی لودھی ہزاروی
۱۸۹۹ — ۱۹۷۴ء

آپ ۱۸۹۹ء کو "سرائے صالح" ہری پور ہزارہ میں مولوی برکت اللہ لودھی کے گھر پیدا ہوئے۔ میٹرک کا امتحان ۱۹۱۶ء میں ایبٹ آباد سے پاس کیا، پھر اسلامیہ کالج پشاور سے ۱۹۱۸ء میں انٹر کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۲۰ء میں یونیورسٹی کیطرف سے بی۔اے کے امتحان کا رول نمبر مل گیا تھا کہ عدمِ تعاون کی تحریک میں شامل ہوکر جامعہ ملیہ دہلی چلے گئے، وہاں مولانا محمد علی جوہر، خواجہ عبدالحی اور ڈاکٹر ذاکر حسین کی شاگردی کا شرف حاصل ہوا۔ تحریکِ آزادی میں نمایاں حصہ لینے پر قید وبند کی صعوبتیں برداشت کیں، روزنامہ "وکیل" امرتسر، روزنامہ "زمیندار" لاہور، "انقلاب" لاہور، "احسان" لاہور، "مساوات" لاہور میں دو دو سال تک مدیرِ معاون کے طور پر کام کیا، ہفت روزہ "شہاب" راولپنڈی کے دو سال تک مدیر رہے اسی طرح ماہنامہ "ترجمان" سرائے صالح کے تین سال تک مدیر رہے۔ پشاور کے سہ روزہ "رضنتے خدائی خدمتگار" میں بھی کچھ عرصہ بطور مدیر کام کیا۔

۱۹۴۰ء میں مولانا میر واعظ محمد یوسف کی دعوت پر نصرۃ الاسلام کالج سری نگر میں دو سال تک تدریس کرتے رہے۔ اسی دوران بی۔اے کا وہ امتحان جو ۱۹۲۰ء کو دینا تھا وہ ۱۹۴۱ء میں پاس کیا۔ ۱۹۴۳ء میں اینگلو محمڈن ڈگری کالج امرتسر میں بطور لیکچرار آپ کا تقرر ہوا تقسیم ملک کے بعد ایم۔اے۔او کالج لاہور میں منتقل ہوئے اور ۱۹۵۴ء تک تدریسی خدمات انجام دیں۔ درسِ نظامی کی تکمیل مدرسہ غزنویہ امرتسر میں مولانا نیک محمد صاحب سے کی، جبکہ ابتدائی اور متوسط کتب حضرت مولانا مفتی محمد حسن ؒ سے پڑھیں۔

تصنیفی خدمات: ۱۔ مشیرِ قوم — صفحات ۷، مطبوعہ انتظامی پریس کانپور، (اصلاحی کتاب)
۲۔ سیرۃ النبیؐ — (پانچویں سے آٹھویں تک سکول کے طلبہ کیلئے چار رسائل لکھے۔
۳۔ ذخیرۃ المضامین — (سکول کے طلبہ کیلئے)
۴۔ سیرۃ الغازی کمال پاشا — علامہ امین محمد سعید و کریم خلیل ثابت مصری کی عربی کتاب کا اُردو ترجمہ، صفحات ۳۶ مطبوعہ آفتاب پریس امرتسر۔
۵۔ تذکرہ جمال پاشا — کتاب کا اشتہار کمال پاشا کے آخری صفحہ پر آیا ہے۔
۶۔ ترجمہ سورۂ اخلاص — امام ابن تیمیہؒ کی سورۂ اخلاص کا ۱۵۰ صفحات میں اُردو ترجمہ۔
۷۔ الفرقان بین اولیاء اللہ وبین الشیطان۔
۸۔ دخترِ سمرنا — عربی سے اردو ترجمہ۔
۹۔ ہدایۃ الہدایہ۔
۱۰۔ مشکوٰۃ الانوار

۱۱۔ دیدارِ الٰہی ـــــ امام ابن رجب حنبلیؒ م ۷۹۵ھ کی کتاب کا ۱۴۴ صفحات میں اردو ترجمہ۔
۱۲۔ نہایۃ قول المفید ـــــ اردو ترجمہ (نامکمل) دمائیں ۸۰ صفحات غیر مطبوعہ۔

مولانا مفتی محمود حسن ہزاروی
۱۸۹۲ ـــ ۱۹۷۳ء

آپ ۵ ذی الحجہ ۱۳۰۹ھ / ۱۸۹۲ء کو "دیدل کماچ" علاقہ جبغرزئی ملحقہ ہزارہ میں مولوی حاجی احمد خان قادری کے گھر پیدا ہوئے۔ مختلف مقامات پر مختلف علماء سے مختلف علوم و فنون کی کتابیں پڑھیں۔ دورۂ حدیث مدرسہ معینیہ عثمانیہ اجمیر میں مولانا معین الدینؒ سے پڑھ کر سند الفاضلیہ حاصل کی۔ پھر اسی مدرسہ میں ۱½ سال، دار العلوم خلافت حنفیہ صوفیہ اجمیر میں دو سال اور جامعہ حسینیہ راندیر سورت میں پہلے مدرس اعلیٰ اور پھر شیخ الحدیث کے منصب پر ۲۶ سال تک اعلیٰ تدریسی خدمات انجام دیں۔ مدرسہ کیطرف سے مفتی بھی رہے۔ مدرسہ سے چھٹی لیکر حیدر آباد دکن بسلسلہ اشاعت کتب جانا ہوا تو اسی دوران تقسیم ملک کی وجہ سے وطن واپس آگئے اور پھر مدرسہ مطلع العلوم کوئٹہ میں تدریس کرتے رہے۔ ۱۳۷۳ھ / ۱۹۵۳ء میں جامعہ عربیہ اسلامیہ نزد عیدگاہ کوئٹہ کی بنیاد رکھی اور ایک مسجد بھی اس میں بنوائی۔ آخری وقت تک اس میں تدریس کرتے رہے۔ یکم ذی الحجہ ۱۳۹۳ھ / ۱۹۷۳ء کو آپ کا وصال ہوا، اور اسی مدرسہ کے احاطہ میں دفن کئے گئے۔

تصانیف: آپ کی تصانیف میں "معین العقائد" صفحات ۹۶ مطبوعہ حیدر آباد دکن ۱۳۶۶ھ / ۱۹۴۷ء "معین الحکمت" صفحات ۱۰۴ مطبوعہ حیدر آباد دکن، "معین الفرائض" مطبوعہ دہلی صفحات ۱۲۶، معین المنطق حصہ اول صفحات ۸۴ اور دوم صفحات ۱۴۸، بار دوم مطبوعہ کراچی اور التذکرۃ المحمودۃ (سوانحی خاکہ مختصر) آپ پیر سید غلام مصطفیٰ قادری کلیدار کے خلیفۂ مجاز بھی تھے۔

مولانا عبدالرحمٰن مردانی
۱۹۱۳ ـــ ۱۹۷۵ء

آپ "مینی" تحصیل صوابی ضلع مردان میں مولوی سید امیر بن سربلند خان کے گھر پیدا ہوئے۔ دورۂ حدیث کی تکمیل ۱۳۵۸ھ / ۱۹۳۹ء میں حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ سے دار العلوم دیوبند میں کی فراغت کے بعد ہند و پاک کے مختلف ممتاز تعلیمی اداروں میں آخری وقت تک تدریس کرتے رہے۔ ۵ مارچ ۱۹۷۵ء کو آپ کا وصال ہوا۔ آخری وقت میں دار العلوم تعلیم القرآن راولپنڈی میں شیخ الحدیث کے منصب پر فائز تھے۔

تصانیف: ۱۔ جواہر الاصول فی اصول الحدیث۔ (عربی) مطبوعہ بار سوم۔
۲۔ رسالہ فیضان الباری شرح حدیث عبد اللہ بن زبیر فی البخاری۔ مطبوعہ۔
۳۔ الکوثر الجاری علیٰ ریاض البخاری۔ حصہ اول مطبوعہ پشاور۔

مولانا قاضی عبدالقادر ہزاروی
م ۱۸۹۹ء

آپ مولانا ولی احمد قریشی کے گھر سرائے صالح ہری پور ہزارہ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کی، دورۂ حدیث مولانا محمد احمد بن عمر صاحب سے

بھوپال میں پڑھا۔ وہیں علمِ طب کی تحصیل سید نورالحسن بن حکیم سید حسن صاحب سے کی۔ فراغت کے بعد ایک عرصہ تک نواب بھوپال کے ہاں شعبۂ تصنیف و تالیف سے متعلق رہے۔ آپ کی تین تصانیف مطبوعہ ہیں۔

۱۔ السیف المسلول من سبّ التابعی واصحاب الرسول الملقب بہ کشف الحجاب عن مغالطة الرفضة فی عقد ام کلثوم لعمر بن الخطابؓ۔

۲۔ تبصرة المجوّدین فی ردّ مغالطات الوھابیین۔

۳۔ البیّنات فی استنباط احکام اخراج الآیات۔

اولاد :۔۔۔۔ اولاد میں آپ کے ایک فرزند مولانا قاضی عبدالقیوم صاحب "اشرف الآثار" نزد ڈاکخانہ حسن ابدال ہیں۔۔۔۔

مولانا قاضی عبدالرب پشاوری
۱۸۸۶ ـــ ۱۹۷۲ء

آپ مولانا قاضی درّ مکنون کے گھر "زیارت کاکا صاحب" نوشہرہ، پشاور میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی اور متوسط تعلیم مولانا محمد اسرائیل طوروی (مردان) سے حاصل کر کے مدرسہ عبدالرب دہلی سے ۱۳۳۳ھ / ۱۹۱۵ء کو مولانا عبدالعلیؒ سے دورۂ حدیث پڑھ کر سند حاصل کی۔ پہلے انجمن حمایت اسلام نوشہرہ کے سکول میں تین سال اور پھر مدرسہ نصرة الاسلام زیارت کاکا صاحب میں ۱۶ سال تک تدریس کی۔ زاں بعد جمرود پشاور میں خطیب مقرر ہوئے، جمادی الاولیٰ ۱۳۹۲ھ / ۲۰ جون ۱۹۷۲ء کو آپ کا وصال ہوا۔

آپ کی تصانیف میں ایک "قصص القرآن" (پشتو) زیرِ طبع ہے، اس کے علاوہ "پیغمبرِ اسلام" نامی کتاب جو سیرت النبی کمیٹی پٹی ضلع لاہور کی طرف سے شائع ہوئی تھی اس کا آپ نے پشتو میں ترجمہ کیا اور شائع کروایا۔ آپ مولانا حافظ عبدالقدوس صدر شعبۂ اسلامیات، پشاور یونیورسٹی (سابقاً) کے والد ماجد تھے۔

▪▪

دیانتداری اور خدمت ہمارا شعار ہے

ـــ ہم اپنے ہزاروں کرم فرماؤں کا شکریہ ادا کرتے ہیں ـــ

جنہوں نے

پستول مارکہ آٹا استعمال کر کے ہماری حوصلہ افزائی کی ـــ!

نوشہرہ فلور ملز ـــ جی ٹی روڈ ـــ نوشہرہ۔ فون ۱۲۶